بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت خان نے یہ ناول (نمازِ قلب) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاہے۔اس ناول (نمازِ قلب)کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine)کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ایشال کے اٹھتے قدم کوریڈور میں سب کے ساتھ بیٹھے حاد کے قہقہوں سے رک گئے-

اس نے بے یقینی سے حاد کی طرف دیکھا-جو جنید اور ریان کے ساتھ بیٹھا تھا اور جنید کا مذاق اڑا رہا تھا-

وہ سرد آہ بھر کے رہ گئی تھی-کیا واقعی اس کے لیے یہ درد اتنا معمولی تھا کہ وہ ایک رات میں سب کچھ بھلا کر خوشگپیوں میں مصروف ہو گیا تھا-

"شاید میں over sensitive ہوں" ایشال سر جھٹکتے ان کے پاس سے گزرنے لگی-

تبھی اسے دیکھتے ہی جنید بولا-

"ایشال تھینک یو! تم نے حاد کو نوٹس دے دیے" ایشال نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا-

"کوئی بات نہیں" ایشال مسکراتے ہوئے کندھے اچکاتے بولی-

"Thank you Eshal"

حاد اس کی طرف دیکھتا ہوا لبوں پہ ہلکی سی خوبصورت مسکراہٹ سجاتے بولا-

ایشال نے مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا-وہ اسکے اس "شکریہ" کا مفہوم بھی سمجھ گئی تھی اور یہ بھی جان گئی تھی کہ یہ شکریہ نوٹس کے لیے نہیں کہا گیا تھا-

حاد نے دوبارہ سے اپنا منہ موڑ لیا-وہ لوگ پھر سے باتوں میں مشغول ہو گئے-ایشال نے کلاس میں جانے سے پہلے اس کی طرف ایک بار پھر مڑ کر دیکھا-وہ مسکرا رہا تھا کافی لمحات تک وہ اسے ایسے ہی بے مقصد دیکھتی رہی-اسکا دل چاہا وہ اسے داد دے اس کے اس قدر حوصلے پر....وہ مسکراتے ہوئے کلاس میں داخل ہو گئی-

☆☆☆☆☆

ھادڈیپارٹمنٹ کی سیڑھیوں میں بیٹھا سر جھکائے زمین کو گھور رہا تھا-

ایشال لائبریری سے باہر آئی-تو ڈیپارٹمنٹ کی سیڑھیوں پہ سر جھکائے بیٹھے ھاد کو دیکھ کر وہ اسکی طرف بڑھ گئی-

وہ اسکے قریب سیڑھیوں پر آکے بیٹھ گئی-

ھادنے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر واپس اپنا سر جھکا لیا-

"Is every thing okay"?

(کیا سب کچھ ٹھیک ہے؟")

ایشال نے آنکھیں اس پر گاڑھے پوچھا-

"کیوں.... تمہیں کیوں لگتا کہ میری زندگی میں سب کچھ غلط ہی ہے" وہ اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے بولا-

ایشال اس کے اس سوال پہ سٹپٹا گئی-

"آئی ایم سوری۔۔۔میرا وہ مطلب ہرگز نہیں تھا" ایشال تزبزب سی کیفیت میں خود کا دفاع کرتے بولی-

"مذاق کر رہا تھا" ھادنے اسکی زیر ہوتی حالت دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا-

ایشال بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی-

"کیا!"ھادنے اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر کندھے اچکاتے ہوئے کہا-

"تمہارا مزاق بھی بہت عجیب ہے-"ایشال منہ ہی منہ میں بڑبڑائی-

"thanks for the compliment"!

(تعریف کے لیے شکریہ!)

وہ اسکی بڑبڑاہٹ سن چکا تھا-وہ keen observer تھا ایشال اندازہ لگا چکی تھی-

"آنٹی کیسی ہیں"کافی دیر خاموش رہنے کے بعد ایشال نے گفتگو کا سلسلہ پھر سے شروع کیا-

"ٹھیک ہیں!"مختصر سا جواب ملا-

"You are a strong and brave boy"!

(تم مضبوط اور بہادر لڑکے ہو-)

ھادنے ایشال کی بات پر چونک کر اسکی طرف دیکھا-

"میرا مطلب کہ تم....ھاد میں کافی ٹینس رہی کل رات میں سو نہیں سکی اور تم تو... بچپن سے یہ سب دیکھتے آرہے ہو تم واقعی بہت مضبوط ہو-"ایشال افسردگی سے اس سے بولی-

"بچپن سے دیکھتا آرہا ہوں عادت ہوگئی ہے-"سرد لہجے میں جواب دیتے ھادنے اپنا چہرہ اسکی طرف سے موڑ کر سامنے کرلیا-

"پتہ ہے میں تمہیں کیا سمجھتی تھی!"ایشال رازداری سے اس سے بولی-

ھادنے جواب میں آنکھیں سکیڑیں-

"ایک اوور کانفیڈنٹ،rude،اور mean لڑکا، جسے بس خود سے ہی مطلب ہے اس دن جب تم نے جنید کو میرے سامنے ڈانٹا تو تب پہلا لفظ جو تمہارے تعارف میں میں نے اپنے دماغ میں ایڈ کیا تھا پتہ ہے وہ کیا ہے؟" ایشال اپنی آنکھوں کا حجم بڑھاتے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی-

"کیا!" ھاد نے دلچسپی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا-

"arrogant"!!

"what"?

ھاد نے بے یقینی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا-ایشال نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دباتے اپنا سر ہاں میں ہلایا-

ھاد بے اختیار اسکا معصوم سا چہرہ دیکھ کر ہنسا-

"مجھے پتہ ہے کہ میں بہت judgemental ہو کے سوچ رہی تھی،اب مجھ پر ہنسو تو مت، تسلیم تو کر رہی ہوں نا اپنی غلطی" ایشال اسکے قہقہے پر منہ پھلاتے ہوئے بولی-

"اوکے اوکے" ھاد اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا-ایشال نے اسکی طرف دیکھا اور ناجانے کیوں وہ خود بھی ہنس دی-

تبھی رمشہ ھاد کے کندھے پر ہاتھ رکھتی اسکی دوسری طرف بیٹھ گئی-

ھاد اور ایشال دونوں نے چونک کر اسکی طرف دیکھا وہ دونوں باتوں میں اس قدر مشغول تھے کہ انہیں اسکے آنے کا اندازہ ہی نہیں ہوا-

"کیا ہو رہا ہے... ہاں؟" رمشہ ھاد کے بلکل قریب تھی-

"کچھ خاص نہیں، بس یو نہی!" ھاد نے اسکی طرف متوجہ ہوتے ہوئے جواب دیا-

"اوکے ھاد تم فری کب ہو گے آج مجھے تمہارے ساتھ شاپنگ مال جانا ہے کچھ چیزیں خریدنی ہیں-" رمشہ اپنا ہاتھ ھاد کے ہاتھ میں دیتے ہوئے بولی-ایشال نے ان دونوں کے ایک دوسرے میں پیوست ہاتھوں کو دیکھا اسے کچھ محسوس ہوا تھا کچھ ایسا جو بلکل نیا تھا اس کے لیے۔۔۔وہ اپنے اس احساس کو کوئی نام نہیں دے پائی تھی۔بس وہ اتنا جانتی تھی کہ وہ احساس کوئی خوشگوار احساس نہیں تھا-

"یونی کے بعد چلیں گے-" ھاد نے مسکراتے ہوئے کہا-

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ تھے۔ایشال ایک دم سے ھاد کی توجہ سے محروم ہو گئی تھی-اسنے مسکرانا چاہا تھا وہ نہیں مسکرا سکی تھی-پہلے بھی وہ دونوں یونہی بے تکلفی سے باتیں کیا کرتے تھے۔مگر تب ایشال کبھی اس احساس نہیں گزری تھی-مگر آج وہ گزر رہی تھی-منظر میں تو جیسے ھاد اور رمشہ ہی تھے اسے ایک دم سے نظر انداز کر دیا گیا تھا-

☆☆☆☆☆

"یار یہ جنید کدھر ہے" ھاد نے موبائل ہاتھ میں پکڑے ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے ہوئے اپنے پاس کھڑے ریان سے پوچھا-

"ابے مجھے کیا پتہ ہو گا یہی کہیں!"ریان کندھے اچکاتے ہوئے بے نیازی سے بولا-

اچانک حماد کی آنکھیں سامنے ایک منظر پر اٹک گئی-

"اوئے وہ دیکھ!!!"حماد حیرانی سے اپنی آنکھیں پھاڑے ریان کا کندھا جھنجھوڑتے بولا-

"کیا ہے؟"ریان اسکے جھنجھوڑنے پہ پوری طرح ہل کر ہی رہ گیا تھا-

حماد کی نظروں کا تعاقب کرتے اس نے سامنے دیکھا سامنے کا منظر دیکھ کر اسکا منہ بھی مارے حیرت کے کھل گیا-

وہ دونوں تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے اس جگہ پر پہنچے-

جنید انکی کلاس میٹ سائرہ کے ساتھ کھڑا مسکراتے ہوئے اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھا-

وہ دونوں چہروں پہ شیطانی مسکراہٹ سجائے اسکی طرف بڑھ گئے-

"کیا ہو رہا ہے کاکے؟"ریان جنید کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا-

جنید تو جیسے انہیں وہاں دیکھ کر سکتے میں آ گیا تھا اور کیوں نا آتا وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اب آگے کیا ہونے والا تھا-

"سائرہ تم....یہاں"حماد مصنوعی حیرت کا سہارا لیتے ہوئے بولا-

"ہاں....کیوں کیا ہوا"سائرہ نا سمجھی سے انہیں دیکھتی بولی-

"وہ.....دراصل!"

"ارے..... تم لوگوں کو لائبریری نہیں جانا کیا" جنید انکی بات کاٹتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا-

"نہیں وہاں کیوں جانا تھا ہمیں؟" ھاد نے معصوم سا منہ بناتے ہوئے اس سے پوچھا-

"تم لوگوں نے کتابیں واپس کرنی تھی نا!!" جنید ان کو آنکھیں دکھاتا ہوا بولا-

"نہیں.... کونسی کتابیں، ہم نے تو لائبریری سے کوئی کتاب اشو ہی نہیں کروائی تھی، کیسی باتیں کررہاہے تو یار" ھاد اپنا سر نفی میں ہلاتے نا سمجھی کی ایکٹنگ کرتا بولا-

"تم لوگ کچھ بتارہے تھے مجھے؟" سائرہ واپس ان دونوں کو اسی موضوع پر لے آئی-

"ہاں, وہ دراصل....."

"اوہ ہاں یاد آیا ریان تجھے ندا بلا رہی تھی اسے تجھ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی-" اب کی بار پھر سے جنید ریان کی بات کاٹتا ہوا بولا-

"اوہ ہاں ندا سے میں ملا تھا کچھ دیر پہلے، اس نے کہا کہ اسنے تجھے غلطی سے کہہ دیا، اسے ریان سے کوئی ضروری بات نہیں کرنی تھی" ھاد نے اسکی یہ کوشش بھی ناکام کردی-

"ھاد تم کچھ بتارہے تھے مجھے!" اب کی بار سائرہ جھنجھلاتے ہوئے بولی-

"ہاں وہ..."

"یار" جنید بے بسی سے بولا-

"یار کوئی بات نہیں، اسے سب پتہ ہونا چاہیے تو اکیلا اس درد سے کیسے گزر سکتا ہے" ریان زور سے جنید کا کندھا دباتے دانت پیستے بولا-

"کیسادرد!"سائرہ نے پوچھا-

"وہ دراصل اسکا ابھی ابھی بریک اپ ہوا تھااور یہ بے چارہ اس قدر ڈپریسڈ تھا کہ مت پوچھو، بہت محبت کرتا تھا یہ اس سے، مگر وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی-اور یہ بے چارہ، ساری ساری رات روتا رہتا ہے محبت جو بہت کرتا ہے نااس سے!"ھاد اپنے لہجے میں افسردگی لاتے ہوئے بولا-

"کیا!!"سائرہ منہ کھولتے بولی-

"ہاں ناہم نے تو کہا کہ تم move on کرو مگر یہ راضی ہی نہیں ہوا، کاش اس کی کوئی بہن ہوتی جو اسے یہ سب سمجھاتی اسے سہارا دیتی"اب کی بار ریان نے اپنا کام سرانجام دیا تھا-

"آہ! مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ تم کس درد سے گزر رہے ہو تم فکر نہیں کرو.....آج سے میں تمہاری بہن ہوں اور دیکھنا تم بہت جلد ان سب سے باہر آجائو گے"سائرہ مسکراتے ہوئے اسے ہمدردی سے دیکھتی بولی-

"اوکے فی الحال مجھے جانا ہے بائے۔۔۔سی یو سون.... جنید اپنا خیال رکھنا"اتنا کہتے سائرہ وہاں سے چلی گئی-

"سالو!!!تم لوگوں سے میری خوشی ذرا بھی ہضم نہیں ہوتی-جلتے ہو تم دونوں خود تو منگل ہو پر مجھے ہمیشہ سنگل ہی دیکھنا چاہتے ہو"ان وہ بری طرح سے ان لوگوں کے پیچھے بھاگتے ہوئے بول رہا تھا-

"دیکھ جس کی قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے اسے وہی ملتا ہے"ھاد پیچھے مڑ کے اسے کہتے ہوئے مزید طیش دلا گیا-

"بتائوں میں تجھے!....ایک بار تم لوگ میرے ہاتھ آ گئے نا تو قسمت کی چھینٹی کیا ہوتی ہے یہ بھی بتائونگا" جنید ہانپتے ہوئے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا تھا-اب مزید بھاگنے کی سکت اس میں نہیں رہی تھی-

"میری جان کتنی کیلوریز برن کروائی ہیں تیری!....اسی خوشی میں تو ہمیں ایک سٹنگ پلوادے" حماد اسکے قریب آ کے اسکی گردن کے گرد بازو پھیلاتا ہوا بولا-

"زہر کھلائونگا تم لوگوں کو، وہ بھی نیلا تھوتھا!" جنید بھاری بھاری سانس لیتے ہوئے بولا-

ہوا میں ریان اور حماد کا قہقہہ گونجا تھا-

دوستوں کے ہر گروپ میں ایک نا ایک دوست ایسا ضرور ہوتا ہے جسے آپنے شغل کے لیے رکھا ہوتا ہے ان کے لیے وہ دوست جنید تھا-جتنا وہ اسے تنگ کرتے تھے اتنا ہی وہ انہیں عزیز بھی تھا-

☆☆☆☆☆

"تمہیں بھی ان لوگوں نے ہی یہاں بلوایا ہوگا" حماد ٹیبل کی ایک کرسی پر بیٹھا اپنے سامنے بیٹھی ایشال سے مخاطب تھا-

اس نے اسکے سوال پر اپنا سر ہاں میں ہلایا-یونیورسٹی کے آخری دن چل رہے تھے-اس لیے ان کے گروپ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ زیادہ سے زیادہ وقت ساتھ گزاریں گے بعد میں سب

بہت مصروف ہو جائیں گے-آج بھی ندا نے سب کو اس جگہ پر ملنے کا کہا تھا مگر وہاں ھاد اور ایشال کے علاوہ اور کوئی نہیں آیا تھا-

"ندا ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہے ہمیں بلا کر خود پتہ نہیں کہاں غائب ہو گئی ہے-"ایشال ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی-

"جنید کی تو آج طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ تو آیا ہی نہیں" ھاد نے اس کے بیزار چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اسے بتایا-

"تو پھر پکی بات ہے یہ دونوں خود کہیں گھومنے چلے گئے ہیں ہمیں یہاں بلا کر" ایشال فیصلہ کن انداز میں ھاد کو جتاتے ہوئے بولی جس پر ھاد مسکرا دیا-

"رمشہ کہاں ہے" ایشال کو ایک دم سے رمشہ کا خیال آیا وہ ان سے جیونئیر تھی اس لیے بہت کم وقت وہ ان کے ساتھ گزارتی تھی-

"اسکی کلاس ہے وہی لے رہی ہو گی شاید" ھاد نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا-

ان دونوں کے درمیان اب خاموشی چھا گئی۔۔۔کتنے ہی لمحے وہ بے مقصد ادھر ادھر نگاہیں دوڑاتے رہے-

"اممم....آنٹی کیسی ہیں" اس خاموشی کو ایشال نے توڑا-

"ٹھیک ہیں" مسکراتے ہوئے ھاد نے جواب دیا-

"اور انکل!" کچھ جھجکتے ہوئے ایشال نے پوچھا-

ھاد کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا-

"فضول کے سوالات کرنے سے بہتر ہے کہ ہم لوگ کچھ دیر گھوم پھر لیتے ہیں-"ھاد اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا-ایک لمحے کے لیے تو ایشال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا اور پھر اپنا سر ہاں میں ہلاتے مسکراتے ہوئے اسکے ساتھ چل دی-

"کاشان تمہیں ذاتی طور پہ پسند ہے یا پھر ماما پاپا کے کہنے پر منگنی کی؟"ایشال ھاد کے اس اچانک سوال پر چونک گئی-

اسنے چہرہ موڑ کر اسکی طرف دیکھا جو بڑے مطمئین انداز میں اسکے ساتھ قدم سے قدم ملاتے چل رہا تھا-

"میرے کہنے پر کروائی تھی"ایشال اپنا چہرہ واپس سامنے کرتے ہوئے بولی-

"آہاں....گوڈ"ھاد اپنی پتلون کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا-

"تمہاری رمشہ سے منگنی ہوئی ہے کیا"

"نہیں تو"ھاد نے اسے بنا چونکے ہی جواب دیا-

"اچھا مطلب سٹڈی کمپلیٹ ہونے کے بعد کروگے"ایشال نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے پوچھا-دل عجیب طرح سے دھڑکا تھا کاش یہ نہیں کہہ دے۔۔۔دل نے چپکے سے خواہش کی تھی-

"who knows"?

ھاد نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا-

ایشال اور وہ پھر سے عام سے انداز میں چلنا شروع ہو گئے تھے-

"ھادوہ دیکھو!!"ایشال جوش سے چیختی ہوئی ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی-

"کیا"ھادنے حیرانی سے اسکے چہکتے چہرے کی طرف دیکھا-

"ہائے کتنا پیارا پپی ہے نا چلو اسکے پاس چلتے ہیں"ایشال اسکی طرف پرامید نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی-

ھادنے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹے سے سفید رنگ کے کتے کے بچے کو دیکھا-

"ارے رہنے دو،لوکل ہے"ھادنے اسے منع کیا-

"تو کیا ہوا لوکل ہو کر بھی کتنا پیارا ہے چلو نا"کتے ہمیشہ سے ہی ایشال کی کمزوری تھے مگر ساجد شاہ نے اسے کوئی بھی جانور گھر میں رکھنے کی اجازت نہیں دی تھی-

"پلیز پلیز پلیز نا.....پلیز"ایشال اسکے سامنے منہ بناتے ہوئے بولی-ھادنے اسکے معصوم سے چہرے کی طرف دیکھا اور وہ بے اختیار سانس لے کر رہ گیا-

"اوکے"ھادنے ہار مان لی تھی-

ایشال بھاگتے ہوئے اس کتے کے بچے کے قریب بیٹھ گئی اور اسکا جسم سہلانے لگی-

"ھاد مجھے لگتا ہے اسے بھوک لگی ہے-"ایشال کچھ دیر اس پپی کی حرکتوں کو دیکھنے کے بعد اپنے پیچھے کھڑے ھاد سے مخاطب ہوئی-

"اچھا تو...."ھادنے کندھے اچکاتے ہوئے اس سے پوچھا-

ایشال نے حیرت سے مڑ کر اسکی طرف دیکھا-اسے اپنی طرف عجیب نظروں سے دیکھتے پا کر ھادنے اپنے ہاتھ ہوا میں جھلائے-یعنی کیا!!!

"تو اسکو کھانا لا کر دو نا" ایشال اسے جتاتے ہوئے بولی۔

"میں کہاں سے لائوں" ھاد کے اس سوال نے ایشال کو مزید حیران کر دیا۔

"ویسے ان لوکل کتوں کی ایک بات بہت اچھی ہے زیادہ نخرے نہیں کرتے کینٹین سے کوئی بوٹی یا ہڈی لا دو یا پھر دودھ"

"ایشال چلو یار...." ھاد اسکا بازو پکڑ کے اسے کھڑے کرتا ہوا بولا۔

"کیوں" ایشال نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"چلو بس" ھاد اسکا بازو پکڑ کے اسے زبردستی اپنے ساتھ وہاں سے لے آیا۔

"کتنے بے رحم ہو تم" ایشال اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں بے رحم نہیں ہوں تم پاگل ہو" ھاد اسکی نظروں کی پرواہ کیے بغیر بولا۔

"جو میں تمہارے بارے میں سوچتی تھی بلکل ٹھیک سوچتی تھی۔ تم واقعی arrogant ہو۔

"اسکی بات پر ھاد نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

"لو.... صرف اس لیے کہ میں نے اس کتے کو کھانا نہیں دیا تو میں arrogant ہو گیا" ھاد بے یقینی سے اپنے بازو ہوا میں جھلاتے ہوئے بولا۔

"ہہہ" ایشال منہ کو ایک زاویے پہ مروڑتے ہوئے بولی۔

"واقعی کاشان کا ہی حوصلہ ہے جو تمہیں برداشت کرتا ہے۔" ھاد نے تاسف سے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"واٹ!! تمہیں لگتا ہے کہ میں بہت irritating ہوں!" ایشال کو حیرت کا دھچکا لگا۔

"کیا میں نے ایسا کچھ کہا" ھاد بھی اسی کی طرح حیران ہوتے ہوئے بولا-

"تمہارے کہنے کا یہی مطلب تھا-" ایشال حتمی انداز میں بولی-ھاد کا دماغ چکرا گیا تھا-

"تم یہ سب صرف میرے ساتھ ہی کرتی ہو نا" ھاد نے افسوس بھری نظروں سے اسکی طرف دیکھا-

"کیا مطلب ہے تمہارا" ایشال نے ماتھے پہ تیوڑی ڈالتے کہا-

"تم باقیوں کے ساتھ ایسے بات نہیں کرتی صرف میرے ساتھ ہی کرتی ہو-تم میرے معاملے میں اتنی judgemental کیوں ہو جاتی ہو-" ھاد اب سنجیدگی سے اس سے پوچھ رہا تھا-

"ھاد!!تم....." ایشال کچھ کہتے کہتے رک گئی-ھاد ٹھیک کہہ رہا تھا وہ اسکے معاملے میں judgemental ہو جاتی تھی وہ کسی سے بھی ایسے بات نہیں کرتی تھی نہ کاشان سے نہ ندا سے اور نہ ہی کسی اور سے- محض ھاد ہی تھا جسے وہ سیکنڈز میں judge کرتی تھی اور ہمیشہ غلط کرتی تھی-ھاد کے ساتھ اسنے وہ میٹھا شیریں لہجہ کبھی بھی استعمال نہیں کیا تھا جس کے لیے وہ honey queen کہلاتی تھی-

ایم سوری!!" ھاد نے ایشال کو دھیمی آواز میں کہتے سنا-

"اٹس او کے..." ھاد نے نارمل انداز میں کہا-

"شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو پتہ نہیں کیوں میں تمہارے معاملے میں judgemental ہو جاتی ہوں-" ایشال شکست خوردہ لہجے میں بولی-ھاد نے اسکی طرف غور سے دیکھا-

"شاید ایسا اس لیے ہے کہ ہم دونوں زیادہ اٹیچ نہیں ہیں" ھاد نے اپنی منطق پیش کی-

"ہمممم" ایشال نے شرمندگی سے سر جھکائے کہا-

"تم فری ہو کل؟" ھاد نے اس کی شرمندگی بھانپتے ہوئے پوچھا-

"ہاں کیوں" ایشال نے سر اٹھا کر اسے دیکھا-

"سوچ رہا ہوں کہ کل ہم کہیں باہر چلیں تاکہ تم میرے بارے میں اپنا نظریہ بدل سکو" ھاد شرارت سے اسے دیکھتا ہوا بولا-

"ٹھیک ہے" ایشال بھی مسکراتے ہوئے بولی-

وہ دونوں پھر سے ایک ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے چلنے لگے-

☆☆☆☆☆

الارم کی آواز پر ایشال نے کسمساتے ہوئے انگڑائی لی-اور گھڑی پر ہاتھ مار کے الارم بند کیا-

آج تو ھاد کے ساتھ لنچ پر جانا تھانا.....ایک دم سے اسکے دماغ میں جھماکا ہوا-وہ اٹھ کر واشروم میں گھس گئی-فریش ہو کر وہ باہر نکلی-ناشتہ وغیرہ کرکے وہ بے صبری سے دوپہر کا انتظار کرنے لگی-

تبھی بارہ بجے کے قریب اسکا موبائل بجا-کاشان کالنگ سکرین پر جگمگا رہا تھا-

اسنے فون اٹھایا-

"یار باہر چلیں....کچھ ٹائم ساتھ سپینڈ کرتے ہیں" سلام دعا کے بعد کاشان نے کہا-

"نہیں میں نہیں جاسکتی کچھ دوستوں کے ساتھ پلان کیا ہے میں نے آج" ایشال اسے یہ نہیں بتاسکتی تھی کہ کچھ دوستوں سے مراد محض ایک عدد ھادسیال تھا جس کے لیے وہ کئی دنوں سے بے چین سی رہ رہی تھی-رات بھر وہ اسکے بارے میں سوچتی رہتی تھی وہ خود حیران تھی کہ یہ اسے ہو کیا رہا تھا-وہ دل میں ھاد کے لیے پیدا ہونے والے احساسات کو کوئی نام نہیں دے سکی تھی-اور نا ہی اس نے ان احساسات کو سنجیدگی سے لیا تھا-

"لیکن آج تو سنڈے ہے نا" کاشان نے اسے یاد دلایا-

"تو...کیا میں سنڈے اپنے دوستوں کے ساتھ سپینڈ نہیں کر سکتی" اس نے کھڑدرے لہجے میں اس سے پوچھا-

"اچھا ٹھیک ہے پھر کبھی باہر چلے جائیں گے ہم اوکے" کاشان نے اس کی بات کو ٹال دیا-

"ہمم اوکے بائے" ایشال نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا-

اسکی سکرین پر ایک انجان نمبر سے میسج چمک رہا تھا-

"ایک گھنٹے تک میں (ریسٹورانٹ کا نام) پہنچ رہا ہوں تم بھی پہنچ جانا" وہ جانتی تھی کہ یہ میسج ھاد کی طرف سے کیا گیا تھا-اس نے اسکا نمبر اسکے نام کے ساتھ سیو کیا-

اور ڈریسنگ روم میں تیار ہونے چلی گئی-

احمد فٹ بال ہاتھ میں تھامے لان میں بیٹھا تھا-

"کہاں جا رہی ہو" احمد نے ایشال کو بن ٹھن کے تیار ہوتے جاتے دیکھ کر پوچھا-

ایشال کے اٹھتے قدم رکے-اس نے اپنا رخ اسکی جانب کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر پہ رکھ کر وہ اسکی جانب بڑھی-

"تمہیں اس سے مطلب" تیکھے لہجے میں ایشال نے پوچھا-

"ہمہ..... تمہارے تیور مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے خیر ہے اتنا سج دھج کے کہاں جا رہی ہو" وہ بھی احمد تھا کہاں اسے یونہی جانے دیتا-

"ہاں میں آوارہ گردی کرنے جا رہی ہوں۔۔۔ چھوٹے ہو چھوٹے بن کے رہو۔۔۔" ایشال نے آنکھیں سکیڑتے اسے سر تا پیر گھور کر کہا-

"ویسے ہمارے بڑے کہتے ہیں کہ بھائی اگر عمر میں چھوٹا بھی ہو تب بھی وہ بہن سے بڑا ہی ہوتا ہے" احمد اپنی شرٹ کے کالر کھینچتے ہوئے شوخ انداز میں بولا-

"میرے سر پہ چڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم! دو گٹھ قد نہیں نکلا بڑا آیا مجھ پہ نظر رکھنے والا.... چھچھوندر!!!" اتنا کہتے ایشال پیر پٹکتی وہاں سے چل دی اور کار میں بیٹھ کر کار سٹارٹ کر کے گھر سے باہر نکل گئی-

"ہمہ..... چھپکلی!!!!!" احمد اپنا فٹ بال زمین پہ پٹکتا بولا-

☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

نوٹ

نمازِ قلب از آیت خان کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine